جلد ۲۷ | مؤرخہ ۲۸ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۹

کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تصانیف میں الزامی طور پر عیسائیوں کے سامنے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جب وہ تصویر پیش کی۔ جو بائیبل اور عیسوی لٹریچر میں کھینچی گئی ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ عیسائیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی اور بے باکی سے کام لیا۔ تو باوجودیکہ آپ نے صاف طور پر تحریر فرما دیا تھا۔ کہ:-

"ھذا ما کتبنا من الاناجیل علیٰ سبیل الالزام وانا نکرم المسیح ونعلم انہ کان تقیا ومن الانبیاء الکرام" (البلاغ حاشیہ صفحہ)

کہ ہم نے یہ جو کچھ لکھا ہے۔ اناجیل وغیرہ سے لکھا ہے۔ ورنہ ہم اسلامی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح کو سچا اور برگزیدہ رسول مانتے ہیں مگر پھر بھی دشمنان احمدیت عوام کو یہ کہکر بھڑکاتے اور اکساتے رہے۔ اور اب تک اس سے باز نہیں آتے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے خدا کے ایک نبی کی سخت توہین کی ہے۔ اور یہ کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے منکر ہیں۔ لیکن خدا کی شان وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے تھے۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اب کامیابی اسی طریق میں سمجھ رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ چنانچہ احمدیت کے دیرینہ مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۳۱ مارچ ۳۹ء کے "اہلحدیث" میں "تردید کفارہ مسیح" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق وہی طریق اختیار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پچاس برس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس مضمون میں یسوع مسیح کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اناجیل کی بناء پر اور عیسائیوں کے مسلمات کے رُو سے کہا گیا ہے۔ تو یہی وہ جواب ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جاتا رہا۔ مگر مخالفین میں سے کسی نے بھی اسے کبھی درست نہ سمجھا۔ اور ہمیشہ عوام کو دھوکا دیتے اور کہتے رہے۔ کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح ناصری کی توہین کی ہے۔

ذیل میں "اہلحدیث" کے اس مضمون کے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے آج مخالفین بھی مستفید ہو رہے ہیں:۔

عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:-

۱۔ "صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔"

۲۔ "جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بداہتہً ثابت ہوا۔"

۳۔ "یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔"

۴۔ "ظاہر ہے۔ کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا۔ اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں۔"

۵۔ "شراب جیسے ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں مع والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے۔ حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پاچکی ہے۔"

۶۔ "باوجود اس کے کہ اکثر عہد عتیق کی کتابوں میں اس کی ممانعت اور مذمت مذکور تھی۔ لیکن مسیح نے شرائع انبیاء سابقہ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور بقول یوحنا شراب بنائی۔ اور شرابی مجلس میں مع والدہ کے شریک ہوئے۔"

۷۔ "ان حالات میں مسیح کی شراب سازی خلاف شریعت فعل ہے۔"

۸۔ "یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے کذب کو روا رکھا ہے۔"

۹۔ "یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے جھوٹ بولنے اور کتمان حق کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔"

۱۰۔ "مسیح اپنی والدہ کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔"

۱۱۔ "مقام حیرت ہے۔ کہ مسیح اپنی والدہ کو سیدھے منہ ماں بھی کہنا گوارا نہیں کرتے۔ اور انقلاب تو کجا بلکہ نہایت

اوسفا اور بے وقعتی پر دلالت کرنے والا لفظ "سورت" ماں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ والدین کی تعظیم کا حکم اتنا موکد ہے کہ خود خدا تعالےٰ نے لوح موسےٰ پر اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا۔"

۱۲ "جب مسیح نے ماں کی تحقیر اور بے عزتی ظاہر کر کے شرائع سابقہ کے تاکیدی احکام بلکہ خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا۔ تو ان کے غیر معصوم اور غیر محفوظ ہونے میں از روئے بائیبل کیا شک رہا۔"

۱۳ "مسیح نے یہود کے علماء کے حق میں درشت الفاظ اور نہائت سخت کلام کا استعمال کیا ہے۔"

۱۴۔ "بے ایمانوں کو مسیح نے کُتّا کہا۔"

۱۵۔ "مسیح نے اپنے عہدے کا مقصد بھی پورا نہ کیا۔"

۱۶۔ "جب مسیح کی نسبت یہاں تک لکھا ہے۔ کہ وہ فریضۂ تبلیغ کو بھی ناقص و ناتمام چھوڑ کر گئے۔ تو صاف معلوم ہوا کہ مسیح نے خدا کی تمام باتیں اس کے بندوں تک نہیں پہونچائیں۔ یہ اکیلا الزام جو انجیل کے حوالہ سے ظاہر ہے سب الزاموں سے ڈبل ہے۔ اور شانِ رسالت کی تنقیص کا باعث ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ ان میں مسیح ناصری کے متعلق انجیل کے بیانات کے رو سے وہی نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے بہت عرصہ قبل پیش فرمائے۔ اور ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ آپ ہی کے چشمۂ فیض و کرم سے سیراب ہو کر پیش کئے گئے ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے بیحد خوشی کا موجب ہے۔ کیونکہ اس طرح توہین نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور فوقیت ثابت ہوتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو لوگ ابھی تک آپ پر توہینِ مسیح کا الزام لگاتے ہیں۔ کیا وہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے اہلحدیثوں کے متعلق بھی یہی کہنے کے لئے تیار ہونگے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ راپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج بعد نماز عصر بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا بی۔ اے کا امتحان ۱۸ راپریل سے شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔

درخواست ہائے دعا عبد الغفور خان صاحب قادیان اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے ولی محمد صاحب بصیر پور ضلع منٹگمری اپنے لڑکے ظفر اللہ کی صحت کے لئے احمدی بیگم صاحبہ قادیان اپنے بھائی شیخ ضیاء الحق صاحب کے امتحان میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت میرے بھائی غلام محی الدین صاحب کٹ گنج مردان کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۹ راپریل لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حمید الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

خاکسار۔ عبد الرحمٰن مولوی فاضل قادیان

ایک غیر ذمہ وارانہ تحریر کے متعلق ضروری اعلان

قادیان ۱۷ راپریل۔ آج مقامی احرار کی طرف سے ایک قلمی اشتہار بورڈ پر چپاں کیا گیا۔ جس کے متعلق نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان بورڈ پر لگا یا گیا۔ تا لوگوں کو حقیقت حال کا علم ہو سکے۔ اور احرار کسی قسم کی غلط فہمی نہ پھیلا سکیں۔ (ایڈیٹر)

کل ہمیں ایک اُڑتی ہوئی خبر ملی تھی۔ کہ مولوی محمد صالح نے موضع بسرا میں مباہلہ کی شر انگیز شرائط طے کی ہیں۔ آج احراری بورڈ پر ایک اعلان سے اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اس اعلان کے جواب میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے حسب ذیل اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) مولوی محمد صالح ہرگز ہرگز جماعت احمدیہ کے نمائندہ نہیں۔ نہ انہیں اس قسم کی شرائط طے کرنے کے لئے نمائندہ مقرر کیا گیا تھا۔ حیرت کی بات ہے کہ انہوں نے اپنی اس کارروائی کی کوئی رپورٹ یا اطلاع بھی نظارت تبلیغ کو نہیں دی۔

(۲) مجوزہ شرائط مباہلہ میں مولوی محمد صالح نے ہمارے شائع شدہ شرائط کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ اور ہمارے سابقہ اعلانات کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ مثلاً انہوں نے مباہلہ کے لئے قادیان یا قادیان کے مضافات کو تجویز کیا ہے۔ حالانکہ ہم بوضاحت اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہم کوئی ایسا مباہلہ قادیان میں یا قادیان کے قریب ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ اس سے مخالفین کا ارادہ صرف شرارت پیدا کرنا ہے۔ پھر مولوی محمد صالح نے گورنمنٹ کی عدم مداخلت کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ حالانکہ یہ سراسر نامعقول اور بیہودہ بات ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے کسی فعل کی ذمہ داری صرف گورنمنٹ ہی لے سکتی ہے نہ کہ کوئی اور۔ پھر مولوی صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مباہلہ کے وقت عام پبلک کو سننے اور دیکھنے کی بھی اجازت ہوگی۔ یہ تحریر تو قطعی طور پر فتنہ کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ اسلام نے فتنہ پردازی سے روکا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کبھی ایسی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔ جس سے فتنہ پیدا ہو۔ پھر میاں عبد اللہ امام مسجد کو فریق مقابل تسلیم کرنا بھی سراسر حماقت اور شرارت ہے۔ غرض یہ شرائط اس قسم کی ہیں جو بالکل نادانی یا دیدہ دانستہ فتنہ پردازی کا نتیجہ ہیں۔

(۳) بناء بریں نظارت دعوۃ و تبلیغ مولوی محمد صالح کی جملہ کارروائی سے بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ اور مولوی محمد صالح کو جملہ کارروائی کرنے کی وجہ سے مشتبہ سمجھتی ہے۔ کہ وہ مخالفین کی کسی سازش میں شریک ہیں۔ اس بارے میں جلد تحقیقات کی جائے گی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

خوشی کے موقعہ پر "الفضل" کی اعانت

محترمہ بیگم صاحبہ مسعود جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں نے اپنے بیٹوں کی امتحانات میں کامیابی کی خوشی پر "الفضل" کے اعانت فنڈ میں پانچ روپیہ ارسال فرمائے جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس رقم سے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی ایک نہائت غریب جماعت کے نام جس کے صرف تین افراد ہیں۔ چار ماہ کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔ اس قسم کے مستحقین کی درخواستیں آئے دن آتی رہتی ہیں۔ اگر صاحب توفیق اصحاب خوشی کے موقعہ پر کچھ نہ کچھ رقم ارسال کر دیا کریں تو بہت ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

الکتابُ وَالحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۳۰) سیٹیاں اور تالیاں

وما کان صلاتہم عند البیت الا مکاءً وتصدیہ (انفال) یعنی یہ مشرک تو یوں عبادت کرتے ہیں۔ کہ کعبہ کے پاس بیٹھ کر کچھ سیٹیاں مارلیں اور کچھ تالیاں بجالیں۔ اس کو سُن کر آپ لوگ ہنستے ہوں گے۔ کہ کیا لغو حرکت ہے۔ جو کفار مکہ کیا کرتے تھے۔ لیکن دیکھا جائے۔ تو اسلام کے سوا جہاں بھی عبادت اور دُعا اور کلام الٰہی کی تلاوت پر زور ہے۔ اور تمام مذاہب یہی سیٹیاں اور تالیاں ہی پیش کرتے ہیں۔ کہیں پیانو بج رہا ہے۔ کہیں گانا ہو رہا ہے۔ کہیں ڈھول اور چھینے بجائے جا رہے ہیں۔ کہیں ناچ ہو رہا ہے۔ غرض مشرکین مکہ کا کیا ذکر مساجد کے سوا دُنیا کی ہر عبادتگاہ یہی نمونہ پیش کر رہی ہے

(۴۳۱) یوم الفرقان

انبیاء کو علاوہ عام نصرت اور کلام الٰہی کے نزول کے ایک یوم الفرقان بھی ملا کرتا ہے۔ اس دن ایسی کھلی کھلی اور امتیازی فتح ان کو ملتی ہے۔ کہ دشمن بھی اسے تسلیم کر لیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا یوم الفرقان وُہ تھا۔ جس دن فرعون غرق ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یوم بدر۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دھرم مہوتسو کا دن کہ دوست دشمن سب کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ ان کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کا مضمون غالب رہا۔ نزّل علیک الکتاب بالحق مصدقًا لما بین یدیہ وانزل التوراۃ والانجیل۔ من قبل ھدًی للناس وانزل الفرقان (آل عمران) یہاں قرآن تورات اور انجیل سے علاوہ ایک چیز ہے۔ جس کا نام فرقان ہے۔ اور وما انزلنا علٰے عبدنا یوم الفرقان سے بدر کا دن یوم الفرقان معلوم ہوتا ہے۔ یعنی اس دن صادق اور کاذب میں ایسا نمایاں فرق ہو گیا۔ کہ شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہی۔

(۴۳۲) عملی شکریہ

ایک شکریہ ہوتا ہے جزاکم اللہ اور تھینک یُو والا۔ ایک عملی شکریہ ہوتا ہے۔ جو عبادت قربانی اور عشق کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس قسم کا شکریہ اس آیت سے نکلتا ہے۔ اعملوا اٰل داوٗد شکرًا۔ یعنی اے آلِ داوٗد صرف زبانی ہی نہیں۔ بلکہ عملی شکریہ کر کے دکھاؤ۔ مونہہ سے تو سبھی الحمد للہ اور شکر ہے اللہ کا کہدیتے ہیں۔ مگر وُہ جن پر خدا اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ وُہ عملی شکریہ ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیر تہجد میں کھڑے کھڑے سُوج جایا کرتے تھے۔

(۴۳۳) خاتم کے معنی مُہر

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب) کسی لفظ کے معنے پر جھگڑا ہو۔ تو دوسری جگہ جہاں وہ لفظ استعمال ہوتا ہو۔ ان معنوں کو دیکھ لو۔ پھر وہ جھگڑا صاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً مسیح کے توفی پر جھگڑا ہے۔ تو اور جگہ توفی کے معنے دیکھ لئے۔ جب سب جگہ موت ہی ثابت ہو گئی۔ تو پھر مسیح کے لئے بھی موت ہی کے معنے ہوں گے۔ اسی طرح خاتم کے معنے کے لئے اس حدیث کو دیکھو جس میں خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زر الحجلۃ کے الفاظ آتے ہیں۔ یہاں خاتم النبوۃ کے معنے سب مُہر کے کرتے ہیں۔ نہ کہ نبوت کو ختم کرنے والا۔ پھر قرآن میں وہی معنے لینے سے کیوں انکار ہے؟

(۴۳۴) باریک گناہ

وذروا ظاھر الاثم وباطنہ اندرونی اور باریک گناہ کوئی نئے گناہ نہیں ہوتے۔ بلکہ وہی مشہور گناہ ہیں جو ترقی مدارج کے ساتھ زیادہ باریک ہوتے جاتے ہیں۔ مثلاً زنا وغیرہ سے نیچے اُترو۔ تو بدنظری ہے۔ ایک بدنظری ارادۃً۔ پھر بدنظری عادتًا۔ پھر بھول کر اور نسیانًا۔ پھر اتفاقیؔ۔ پھر آنا محتاط ہو جاتا ہے۔ کہ اگر اتفاقًا بھی نظر پڑ جائے۔ تو نفس کو ملامت کرتا ہے۔ پھر بُرے خیالات بھی جاتے رہتے ہیں آخر یہاں تک ہو جاتا ہے۔ کہ اگر نامحرم پر نظر بھی پڑ جائے۔ تو یہ خیال تک نہیں آتا۔ کہ یہ نامحرم ہے یا مقام شہوت۔ تمام عالم مٹی کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس لئے نبی کسی بات پر عمل کرتا یا خود بچاؤ کرتا ہے۔ تو وُہ امر دوسروں کی تعلیم کی خاطر ہوتا ہے۔ نہ کہ اپنی کمزوری کے باعث۔ اسی طرح مثلاً غضب ہے۔ پہلے تو ایک مومن حق اللہ یا حق العباد غصب کرتا تھا۔ پھر ان کا خیال بھی گناہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ بلکہ کسی کی چیز پر نظر ڈالنا بھی ناجائز ہو جاتا ہے (لا تمدن عینیک الٰی ما متعنا بہٖ ازواجًا منہم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا۔) غرض گناہ وُہی معدودے چند ہیں۔ مگر باریک اور لطیف اور خیالی ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح نیکیوں کا حال ہے۔ سب سے اعلےٰ نیکی وُہی ہے۔ جو قلبی اور خیالی ہو اور سب سے اعلےٰ تقوٰی بھی وہی ہے۔ جو دل پر مستولی ہو۔ نہ کہ صرف جوارح پر۔ جس قدر علم و معرفت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر باریک گناہ زیادہ سُوجھتے ہیں۔ گو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ بڑے گناہ یہی ہیں۔ یعنی شرک۔ چوری۔ زنا۔ قتل۔ جھوٹ۔ اور نافرمانی رسُول۔ باقی ان کی شاخیں ہی ہیں۔ لا یشرکن باللہ شیئًا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان ... ولا یعصینک فی معروف۔ (ممتحنہ)

(۴۳۵) آیتِ نور

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ (نور) یعنی ایک ہوتا ہے خدا کا نُور جیسے ایک لیمپ ہو۔ ایک اس کی چمنی۔ اور تیسرا ایک طاق جس میں وُہ رکھا ہو۔ سو اس آیت میں اللہ تعالےٰ خود تو چراغ ہے۔ اور چمنی اس کی نبی ہے۔ اور طاق جنہیں اسی رکوع میں آگے چلکر بیوت اور رجال بھی کہا گیا ہے وُہ خلفائے راشدین ہیں۔ یعنی مخلوقات الٰہی تک اللہ تعالےٰ کا نور نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک یہ ذرائع نہ ہوں۔ اور جو بھی اس نور کو بغیر نبی اور خلفا کی وساطت کے لینا چاہے گا وُہ ناکام رہے گا۔ ان معنوں کے علاوہ اس تمثیل کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ جنہیں بطور جدول ناظرین کے ملاحظہ کے لئے لکھا جاتا ہے:۔

نمبر شمار	الٰہی نور یعنی مصباح	زجاجہ یعنی چمنی	مشکوٰۃ یعنی طاق
۱	اللہ	محمدؐ	خلفاء
۲	قرآن	محمدؐ	عالمین
۳	محمدؐ	خلفاء	امت محمدیہ
۴	احمدؑ	خلفائے احمد	جماعت احمدیہ
۵	خلیفۂ راشد	ناظر	کارکنان جماعت
۶	قرآن	دیگر کتب سماوی	کتب علمیہ دنیاوی
۷	ذات باری	رُوح	مادہ
۸	وحی	معرفت	عقل
۹	اللہ	ملائکہ	انسان
۱۰	روحِ قرآن	الفاظِ قرآن	دلِ مومن
۱۱	روحانی لوگ	دُعا و توجہ	عامۃ الناس
۱۲	آفتاب	چاند	زمین
۱۳	اسلام	کعبہ	مساجد
۱۴	ایمان	مومن	دُنیا

آریہ سماج کے مقابلہ میں احمدیت کی صداقت کا ثبوت

پرم پتا پرماتما نے اپنے پیارے بھگت یوگیراج شری کرشن ثانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونکہ ہندوستان میں پرگٹ کیا اس لئے آپ کی صداقت ہندوستان کی دھرم پستکوں کے رو سے ثابت کی جاتی ہے۔

شری کرشن جی مہاراج اپنی شہرہ آفاق کتاب گیتا میں فرماتے ہیں۔ ”جو جو علم اور دین کی ترقی کے کام ہیں۔ ان کا آغاز زہر اور انجام امرت یعنی آبحیات کے ہم پایہ ہوتا ہے“

منو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ ”ادھرم کرنے والا پہلے ادھرم کرنے سے بڑھتا ہے۔ آخر کو جڑ بنیاد سے مٹ جاتا ہے“

(منو سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۷۴)

ان دونوں حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سچائی کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور شروع شروع میں اس کو زہر خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جو ادھرم ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت کرنے کی بجائے مدد کی جاتی ہے لیکن ادھرم باوجود ادھرمیوں کی مدد اور طاقت کے ناش کی طرف جاتا ہے۔ اور سچائی باوجود دنیا کی مخالفت کے آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے۔ اور ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو سچائی کو زہر سمجھتے تھے۔ اس کی حقیقت کو جان کر سو جان سے اس پر فدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور ان کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ جس سچائی کو ہم اپنی نادانی اور کم فہمی کے باعث زہر خیال کرتے تھے۔ وہ درحقیقت امرت ہے۔ وید میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ پرمیشور باطل کو سہانا نہیں دیتا ہے۔ وہ ظالم کو مارتا ہے جھوٹ بولنے والے کو مارتا ہے“

(رگوید منڈل ۷ سوکت ۱۰۴ منتر ۱۲)

ان تینوں حوالوں کے بیان کردہ معیاروں پر ہم احمدیت اور آریہ سماج کا مقابلہ کر کے یہ بتاتے ہیں کہ کونسا دھرم سچا ہے۔ اور کونسا ادھرم ہونے کے کارن تیاگنے کے لائق۔

آریہ سماج کی ابتدائی حالت کے متعلق حسب ذیل اقتباسات ملاحظہ ہوں

(۱) پہلے آریہ سماج کے لئے لوگوں کے دلوں میں بے انتہا شردھا تھی فی زمانہ یہ بات نہیں ہے۔ اب وہ جوش اور وشواش دکھائی نہیں دیتا۔

(اخبار آریہ گزٹ لاہور کا رشی نمبر ۲۵ پھاگن سمت ۱۹۸۶ صفحہ ۳۲)

(۲) پہلے آریہ سماج کی کیا پوزیشن تھی۔ اس کا اگر آریہ سماج کی موجودہ پوزیشن سے مقابلہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آئے گا۔ کہ پنجاب کے ہندوؤں کی پبلک زندگی پر آریہ سماج کا اثر دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے“

(آریہ ویر لاہور کا آریہ سماج نمبر ۳۰ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸)

(۳) ہر طبقہ کے لئے جو بھی لوگ ہندو جاتی کے درمیان کسی قسم کا اُبھار چاہتے تھے۔ آریہ سماج میں داخل ہو گئے کئی لوگ سوشل ریفارم کے لحاظ سے اور کئی دیش بھگتی کے خیال سے کئی عیسائیوں اور اسلام سے ہندوؤں کو بچانے کے بھاؤ سے اور کئی تعلیم کو ہندوؤں میں پھیلانے کے لئے آریہ سماج میں آئے۔

(اخبار آریہ ویر لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۹)

گویا آریہ سماج کو ہر ممکن امداد حاصل تھی۔ دماغ۔ روپیہ اور جتھا تینوں طاقتیں موجود تھیں۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا یہ کہ (۱) آریہ سماج شتیل ہو رہا ہے آریہ سماج میں اب وہ شردھا وہ بھگتی اور وہ جوش نہیں رہا۔ اور اس کا مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے۔ اور یہ انتہائی رنج اور افسوس ہے۔ (آریہ گزٹ ۵ ستمبر ۱۹۳۰ء)

(۲) آریہ سماج کے ممبروں اور لیڈروں کے دلوں پر سے آریہ سماج کا جادو اتر رہا ہے۔ (بھائی پرمانند جی ایم اے اخبار ہندو لاہور ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

اس کے مقابلہ میں احمدیت کی حالت ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ احمدیت چونکہ علم اور دھرم کی ترقی کے لئے خداوند تعالیٰ نے پرگٹ کی ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ دنیا کے لوگ اس کو پہلے زہر جان کر مخالفت کریں۔ مگر وہ خدا جو اپنے پاک بندوں کی حفاظت فرما کر بڑھاتا ہے۔ اس کو بڑھائے چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اور خود آریہ صاحبان کو اس کا اعتراف ہے۔ ملاحظہ ہوں حسب ذیل حوالجات جو بطور نمونہ پیش کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت محمد صاحب کے مسلمانوں نے مرزا صاحب کو اس وقت ہی کافر ٹھہرایا تھا جبکہ وہ زندہ تھے۔ احمدی مسلمانوں کی نظروں میں اچھوت ہیں اور اکثر مقامات پر ان کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک مسلمان کرتے ہیں وہ نہ صرف احمدیہ تحریک کو کچلنا ہی چاہتے ہیں۔ بلکہ احمدی واعظوں کو اسلامی قانون کے مطابق جیتے جی پتھروں سے مارنا ایک اسلامی فرض سمجھتے ہیں۔

(اخبار آریہ گزٹ لاہور ۳ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

(۲) اس وقت آریہ سماج کو ہندو سماج میں ویدک دھرم کے پرچار کی جو سہولتیں حاصل ہیں وہ مرزائی احمدیوں کو مسلمانوں میں پرچار کرنے کی نہیں۔ مسلمان ان سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ لیکن ان کا پرچار بڑھ رہا ہے۔

(اخبار آریہ ویر کا شہید نمبر ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء)

(۳) آپ اگر قادیان جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ قادیان سے کئی ایک ہفتہ وار۔ ماہواری اخبارات اور رسائل شائع ہوتے ہیں۔ ان کا اشاعتی محکمہ دنیا کے ہر ملک کے لئے قیمتی لٹریچر مہیا کرتا ہے۔ قادیانی جماعت نے بے شمار مذہبی کتب کے علاوہ قرآن شریف کی اردو کی ایک تفسیر کئی جلدوں میں شائع کی ہے۔ اسلام کی تعلیم سنت اور تاریخ کو نئے ڈھنگ میں پیش کیا ہے۔ جس سے تعلیم یافتہ مسلمان اس طرف کھچے چلے آ رہے ہیں آریہ سماج کے خلاف اگر کسی جماعت نے بم بازی کی ہے۔ تو وہ یہی ہے۔

(رسالہ آریہ مسافر ماہ اپریل ۱۹۳۳ء)

(۴) ذرا قادیان میں جا کر ان سالوں روزانہ۔ ہفتہ وار انگریزی اردو عربی فارسی ان کتابوں و اخبارات کی تو گنتی کریں۔ جو کہ مرزا صاحب کے مشن کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کا کام کر رہی ہیں۔ اور ان مبلغوں کی گنتی تو کریں جو دنیا بھر میں مرزا صاحب کی نبوت کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ ان کے اپنے ملک میں تمام اقوام ان کی مخالف ہیں۔ خود مسلمان ان کو کافر خیال کرتے ہیں۔ ان پر فتوے لگاتے ہیں۔ مگر وہ شیر مرد مرزا صاحب کے کلام و کام کو مست ہاتھی کی طرح پھیلاتے جاتے ہیں۔

(آریہ ویر لاہور کا شہید نمبر ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ آریوں کے نزدیک بھی احمدیت باوجود سخت مخالفت کے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ ہندو دھرم کی مذہبی کتب کے رو سے احمدیت کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

خاکسار۔ فتح محمد شرما احمدی از کراچی

قابل توجہ موصیان حصہ آمد

بقایا داران حصہ آمد کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ اس لئے بار بار اخبار میں شائع کیا جا رہا ہے کہ اگر کسی کی وصیت منسوخ کی جائے تو پھر اسکو عذر کا موقعہ نہ ملے۔ کہ مجھے اسکی اطلاع نہ تھی۔ اب سال ۳۹-۱۹۳۸ء ختم ہو رہا ہے۔ تمام موصیوں کو انکا حساب انشاء اللہ مئی میں بھیجا جائیگا۔ بقایا داران کو اپنے اپنے

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان اور خلافت جوبلی فنڈ

جہاں تک خاکسار کو علم ہے اس ضلع میں احمدیوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اور خدا کے فضل سے اکثر احباب مخلص اور پرانے احمدی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اکثر احباب کو خلافت ثانیہ کے ساتھ عقیدت اور اخلاص ہے۔ اور یہ خدا کا محض فضل ہی تھا۔ جس نے خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت بجز دو چار قسمت کے ماروں کے سب احباب کو خلافت ثانیہ کے پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور اسطرح ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تمام الہامات و بشارات کی جو مصلح موعود کے حق میں آپ نے بیان فرمائیں۔ تصدیق کی۔ اور ان کا مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یقین کیا۔ اور اسی یقین کی وجہ سے ہم نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اقرار کیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اور بیعت کر کے اپنے تمام اموال اور جانیں اس کے سپرد کر دیں۔ تاکہ ہمیں خدا کی رضامندی حاصل ہو۔ اور ہم نے اس عہد خلافت میں جس پر پورے پچیس سال گزر چکے ہیں۔ اس پچیس سالہ دور میں خداوند کریم کے وعدوں کے موافق دین کی ترقی کو مشاہدہ کیا۔ اور بموجب الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ عالیہ احمدیہ اکناف عالم میں پھیل گیا۔ اور خداوند کریم اطراف عالم سے سعید روحوں کو خلافت ثانیہ کے جھنڈے کے نیچے لا کر جمع کر رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی صداقت ظاہر کر رہا ہے کہ

کرو نگا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤ نگا کہ اک عالم کو پھیرا

غرض اس مبارک وجود کے ساتھ جہاں ترقی اسلام دنیا میں ہو رہی ہے۔ وہاں یہ ترقی اس کی ذات کی صداقت کا بھی ثبوت ہے۔ کیونکہ خداوند کریم ہمیشہ صادقوں کو کامیاب کرتا ہے۔ مخلصین خوش ہیں۔ ان کے فرمان کے مطابق تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ جس کی تفاصیل سلسلہ کے آرگن اخبار الفضل میں آپ روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۸ء کے جلسہ کے موقع پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی طرف سے خلافت جوبلی منانے کی تحریک ہوئی۔ یہ تحریک صرف اس بات کی نہ تھی۔ کہ خلافت ثانیہ کو پچیس سال ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس بات کی بھی تھی۔ کہ سلسلہ حقہ کو قائم ہوئے اب پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اور خلیفہ ثانی کی ولادت پر بھی پچاس سال گزر رہے ہیں۔ اور خداوند کریم نے اس سلسلہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے کر صرف ایک وجود سے اسے لاکھوں آدمیوں تک پہنچا دیا ہے اس مبارک تحریک خلافت جوبلی میں ہندوستان کیا دنیا کے تمام احباب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ جماعت جماعت احمدیہ شہر ڈیرہ غازیخان کا وعدہ بھی اندازاً ۷۵۵ روپے کا تھا جس میں ۲۷۶ روپے کے قریب ادا ہو چکا ہے۔ کئی دوستوں نے پورا ادا کر دیا ہے۔ اور باقی کئی دوست ایسے ہیں جو منتظر بیٹھے ہیں۔ کہ جب جوبلی منانے کی تاریخ آئے گی۔ تو اس سے پہلے ادا کر دیں گے۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ وہ سابقوں میں ہونے کی کوشش کریں۔

مگر میں افسوس سے اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ڈیرہ غازیخان کی بیرونی جماعتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ میرے پیارے بھائیو! یہ ایک امتحان ہے۔ آپ دوستوں کا خلافت حقہ کے ساتھ عقیدت اور اخلاص کا۔ کیا آپ پسند کریں گے۔ کہ آپ اس امتحان میں فیل ہو جائیں؟ کیا آپ پسند کریں گے کہ جب فہرستیں شائع ہوں۔ تو ہمارے ضلع کی چندہ کی فہرست تقریباً ساڑھے سات سو روپیہ ہو؟ جس کی احمدی آبادی ہزار سے زائد نفوس کی ہے مجھے بعض دوستوں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی دوست چونکہ سالم آمدنی نہیں دے سکتے اس لئے شامل نہیں ہوئے سو ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ اپنے نفسوں میں دھیان کرو اور سوچو کہ کیا کبھی آپ نے عید یا خوشی کے موقع پر یہ کیا ہے۔ کہ عید یا خوشی نہ منائی ہو۔ ایسے موقعوں پر تو لوگ جائیدادیں تک فروخت کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں آپ سے تمام جائیداد کا مطالبہ نہیں صرف ایک ماہ کی آمد کا ہے۔ اگر آپ نے تحریک جدید پر عمل کیا ہوتا۔ اور خرچوں میں کفایت کی ہوتی۔ تو اب آپ کو اس تحریک میں شامل ہونے میں روکاوٹ نہ پیدا ہو جاتی۔ سو اب بھی وقت ہے۔ کہ اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے اول تو مہینے کی سالم آمد دیں۔ اور اگر خدانخواستہ اس کی توفیق نہ ہو۔ تو جس قدر زیادہ سے زیادہ توفیق ہو۔ اپنے نفسوں کو تنگی میں ڈال کر بھی خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لیں۔

آپکا نیازمند:۔ محمد عثمان احمدی
ڈیرہ غازیخاں

لازمی چندوں کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ارشاد عالی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا مطالبہ جماعت سے فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کر لیں گی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔

احباب کو اپنے وعدوں کا جائزہ لیتے ہوئے غور کرنا چاہیئے کہ انہوں نے کس حد تک اپنے عہد کا ایفا کیا ہے۔ سال حال کے ختم ہونے میں اب صرف چند روز اور باقی ہیں۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے جلد پورا کریں۔

ناظر بیت المال

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرسی حکومتیں اور ڈاکٹر خان صاحب

صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب ایک برات کے ساتھ لاہور آئے۔ تو ۱۵ اپریل کو لاہور کے بعض ہندوؤں نے آپ کو دعوت دی۔ اور ایڈریس پیش کیا جس میں قبائلی لوگوں کے سرحدی اضلاع پر حملوں کی روک تھام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی ڈاکٹر صاحب نے اس کے جواب میں ایک تقریر کی جس میں کانگرسی حکومت کے قیام کے بعد صوبہ سرحد میں فسادات کے سلسلہ میں کہا۔ کہ یہ صرف صوبہ سرحد میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام کانگرسی صوبوں میں یہی کیفیت ہے۔ اور جب سے کانگرس پارٹی برسر اقتدار آئی ہے یہ فسادات بڑھ گئے ہیں۔ ایڈریس میں قبائلیوں کو اجتماعی سزا کا جو مشورہ دیا گیا ہے۔ اسے میں قبول نہیں کر سکتا کیونکہ یہ جمہوری اصول کے منافی ہے۔ سزا صرف مجرم کو ہی دی جا سکتی ہے اخبارات میں سرحد کے واقعات کو بہت مبالغہ آمیزی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے قبائلی شورش کا انتظام تو ہم کر سکتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس علاقہ کا انتظام گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ سرحدی گورنمنٹ کے سپرد کر دیا جائے۔ تو یہ گڑبڑ رفع ہو سکتی ہے لیکن ہماری مجبوریاں ہمیں کچھ کرنے نہیں دیتیں۔ صوبہ سرحد میں پہلے فرقہ وارکشیدگی کا نام ونشان نہ تھا۔ لیکن اب پنجاب سے یہ زہر وہاں بھی پہنچ گیا ہے۔ اور کمیونل ایوارڈ نے اس فرقہ وارکشیدگی کو بہت تقویت دی ہے۔ ان وارداتوں کی روک تھام کے لئے فرنٹیر گورنمنٹ جو کچھ کر سکتی ہے کر رہی ہے۔ اور عنقریب آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ آپ لوگوں کو فرقہ وار ذہنیت رکھنے والے لوگوں کی باتوں سے گمراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو نصیحت کی۔ کہ جو بھی کام کریں۔ اس میں ہندو مسلم سوال ہرگز نہ پیدا ہونے دیں۔

پنڈت جواہر لال اور ڈاکٹر کھرے کا قضیہ

فروری ۱۹۳۹ء میں کانگرسی تنظیم کے بعض پہلوؤں پر تبصرہ کرنے کے لئے پنڈت نہرو صاحب نے ایک سلسلہ مضامین شائع کیا تھا۔ جس میں سی۔ پی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر کھرے کے متعلق لکھا تھا۔ کہ انہوں نے چونکہ گورنر کے ساتھ سازباز کر لی تھی۔ اس لئے ان کے خلاف کارروائی ضروری تھی۔ اس پر ڈاکٹر کھارے نے پنڈت جی کو نوٹس دیا تھا کہ یہ بیان سراسر غلط اور توہین آمیز ہے۔ اس لئے آپ فوراً معافی مانگیں۔ ورنہ آپ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ پنڈت جی نے اس کے جواب میں ڈاکٹر کھارے کو ایک خط تحریر کیا جس میں اپنے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کر دی۔ لیکن اب ناگپور کے ایک وکیل نے اپنے مؤکل ڈاکٹر کھارے کی طرف سے پنڈت جی کو ایک اور نوٹس دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ آپ کے مکتوب نے آپ کے جرم کو اور سنگین کر دیا ہے۔ اور وہ سخت توہین آمیز ہے۔ اور میرے مؤکل نے اس کے متعلق جملہ کاغذات میرے حوالے کر دیئے ہیں۔ اگر آپ نے دس دن کے اندر اندر اپنا الزام واپس نہ لیا۔ اور غیر مشروط طور پر معافی نہ مانگی۔ تو آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

راجکوٹ میں گاندھی جی کے خلاف شورش

راجکوٹ سے ۱۶ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گاندھی جی نے جن ممبروں کی اصلاحاتی کمیٹی کے لئے سفارش کی ہے۔ اس میں چونکہ مسلمانوں کے علاوہ بھیاٹوں اور گراسیوں کا بھی جو وہاں اقلیت میں ہیں۔ کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا۔ اس لئے انہوں نے آپ کے خلاف شورش بپا کر دی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ان کو نمائندگی سے محروم رکھا گیا تو وہ ستیہ آگرہ کریں گے۔ گراسیوں کا بیان ہے۔ کہ گاندھی جی نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ ان کا نمائندہ ضرور شامل کیا جائیگا۔ گاندھی جی نے اس وعدہ کو تسلیم تو کیا ہے لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ اس شرط کے ساتھ مشروط تھا۔ کہ اقلیتوں کے نمائندے گشتیرکہ جماعت کے ممبروں کی حیثیت میں کام کریں۔ اور چونکہ وہ اس پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ کسی ایسی صورت کو منظور نہیں کر سکتے۔ جو پرجا پریشد کی اکثریت کو مخدوش کر دے ایک پبلک جلسہ میں گراسیہ ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان کے اور گاندھی جی کے مابین جو نیا تنازعہ شروع ہو گیا ہے۔ اس کا فیصلہ بھی حسب سابق فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس سر مورس گوائر سے کرا لیا جائے۔

کاٹھیاوار گجرات کی گراسیہ ایسوسی ایشن نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ اس معاملہ میں مداخلت کریں۔ اور گاندھی جی پر اثر ڈال کر ان کی نمائندگی کا انتظام کرا دیں۔ ورنہ وہ سول نافرمانی کریں گے۔ اس کے علاوہ گاندھی جی کے خلاف مسلمان بھیاٹ اور گراسیہ لوگ سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ مظاہرے کر رہے ہیں جن میں ان کے خلاف نعرے لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آج جب گاندھی جی راشٹریہ شالا سے پرارتھنا کے بعد باہر نکلے۔ تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا ہجوم کا رویہ متشددانہ ہو رہا تھا۔ مگر گاندھی جی بچ کر نکل گئے۔ اور اپنی موٹر میں بیٹھ کر قیام گاہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے

کانگرسی وزارتوں سے جواب طلبی

قارئین یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ صدر کانگرس مسٹر بوس نے کانگرسی وزارتوں سے جواب طلبی کی تھی۔ کہ راجکوٹ کے مسئلہ پر جب گاندھی جی نے برت رکھا۔ تو انہوں نے کس کی اجازت سے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی تھی معلوم نہیں دوسری وزارتیں اس کے متعلق کیا کہیں۔ لیکن بمبئی کی وزارت نے لکھا ہے کہ استعفیٰ کی دھمکی میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جو کانگرس کے پروگرام کے خلاف سمجھی جاتی۔ یا جس سے کانگرس کے وقار کو دھکا لگنے کا احتمال ہوتا۔ اس لئے اس نے یہ اقدام کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ نیز اس وقت پارلیمنٹری کمیٹی ختم ہو چکی تھی۔ ورکنگ کمیٹی بھی موجود نہ تھی۔ اس لئے کسی سے اجازت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ بے شک صدر موجود تھا۔ لیکن کانگرس کانسٹی ٹیوشن میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں۔ کہ پریذیڈنٹ ورکنگ کمیٹی کے اختیارات کا حامل ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس سے اجازت لینے کی کوئی وجہ موجود نہ تھی۔

مسلم لیگ کا وفد کانگرسی صوبوں میں

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے ایک ریزولیوشن کی تعمیل میں ایک درجن مسلم رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد مرتب کیا ہے۔ جو مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں کا دورہ کرے گا۔ اور کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ شدید ناانصافیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کریگا اس وفد کے ممبر کانگرسی صوبوں کے مسلمان رہنما ہونگے۔ یہ وفد ۱۰ مئی کو لاہور میں اکٹھا ہو کر اپنا دورہ شروع کرے گا۔ اور صوبہ پنجاب۔ سندھ۔ اور سرحد کے تمام اہم مقامات کا دورہ کرنے کے بعد یکم جون کو اپنا کام ختم کر دے گا۔ یہ وفد پبلک تقریروں اور دوسرے مؤثر ذرائع سے مسلمانوں پر کانگرسی صوبوں کے مسلمانوں کی افسوسناک حالت ظاہر کرے گا۔ اور ان علاقوں کے مسلمانوں کے اندر ان کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح کوشش کرے گا۔ کہ کانگرسی حکومتیں مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ لیکن یہ کوشش کامیاب بھی ہو سکے گی۔ اس کے متعلق فی الحال یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مبلغین تحریک جدید کیلئے ضرورت کتب

جو احمدی احباب مبلغین تحریک جدید کو تبلیغ احمدیت میں بذریعہ کتب مدد فرمانا چاہیں وہ ازراہِ کرم مستند کتب احادیث۔ تفاسیر۔ تصوف۔ اور دیگر زمانہ سلف کی ایسی کتب جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حوالہ جات مل سکیں۔ مثلاً حج الکرامہ، اقتراب الساعۃ خصوصیت سے دفتر ہذا کو بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں۔

ہتمم دفتر تحریک جدید قادیان۔

عالم گڑھ کے مقدمہ میں پانچ مجرموں کو سزا

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ ماہ جنوری میں عالم گڑھ ضلع گجرات کے بعض غیر احمدیوں نے جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ سخی محمد صاحب اور ایک دوسرے احمدی رستم علی صاحب کو مضروب کیا تھا۔ پولیس میں رپورٹ دی گئی۔ مگر پولیس نے جرم کو ناقابل دست اندازی قرار دیکر مداخلت سے انکار کر دیا۔ جسے گاؤں کے غیر احمدی اور بھی اپنی فتح و کامرانی پر محمول کرنے لگ گئے اور اپنے ظلم و تعدی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے انہوں نے احمدیوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ تمام کمیوں اور کاریگروں کو احمدیوں کا کام کاج کرنے سے روک دیا۔ ناچار عدالت میں زیر دفعہ $\frac{323}{147}$ چارہ جوئی کی گئی۔ استغاثہ کی طرف سے جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم چوہدری بشیر احمد صاحب شیخ منور حسین صاحب اور حکیم احمد حسن صاحب وکلاء پیش ہوتے رہے۔ مقدمہ جناب مسٹر اتم پرکاش صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ اول اور ہتمم خزانہ گجرات کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ فاضل مجسٹریٹ نے ۲۷ مارچ کو حکم سناتے ہوئے۔ پانچوں ملزموں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔ نامہ نگار

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیضہ۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے یعنی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا، لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لیے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ صوبا ولد جھنڈو ذات جٹ سکنہ بنیس آوان تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ $19\frac{6}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳-۴-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سر بلند خان صاحب بی۔ اے۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ دیوا سنگھ ولد بچن سنگھ ذات جٹ سکنہ چک ۱۷ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم $20\frac{5}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر سائل کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $20\frac{3}{39}$

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔

(بورڈ کی مہر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس مسٹر بی ایل ملہوترہ صاحب ایس سی۔ ایل ایل بی پی سی ایس۔ ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم گجرات

مقدمہ ۲۷۶ ۱۹۳۸ء

جگدیش ناتھ نابالغ ولد ڈاکٹر اندر ناتھ برفاقت ڈاکٹر اندر ناتھ قوم کھتری ساکن گجرات مدعی

بنام

امام الدین ساکن گجرات

درخواست برائے اصدار ڈگری

امام الدین ولد خدا بخش قوم آرائیں ساکن گجرات حال خزانچی کمیٹی آوادان مقدمہ مندرجہ بالا میں حسب درخواست بربیان حلفی مدعی ثابت ہو گیا ہے کہ آپ دیدہ دانستہ تعمیل نوٹس سے گریز کر رہے ہو۔ لہذا آپ کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ $\frac{5}{4}$ کو اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ پیروکار حاضر عدالت نہ آؤ گے۔ تو آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جبرالٹر ۱۶ اپریل۔ جبرالٹر کے گردونواح میں بہت سی جرمن اور ہسپانوی فوجیں جمع ہوگئی ہیں۔ اور جنوبی سپین کے آخری ساحل پر انہوں نے کیمپ لگا دیئے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ فوجی نقل و حرکت جبرالٹر پر حملہ کے سلسلے میں ہے۔ فرانس اور برطانیہ نہایت بے تابی سے حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

امرتسر ۱۶ اپریل۔ پنجاب اسمبلی کے امرتسر شہر کے حلقہ سے ڈاکٹر کچلو کا انتخاب ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ اور ان کی جگہ شیخ محمد صادق صاحب کامیاب ہوگئے تھے۔ مگر ان کے خلاف بھی عذرداری ہوئی جس کا اب فیصلہ ہوگیا ہے۔ شیخ صاحب کا انتخاب بھی ناجائز سمجھتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ آپ چھ سال کے لئے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اب دوبارہ انتخاب ہوگا۔ سنا گیا ہے کہ ڈاکٹر کچلو اب کے پھر کھڑے ہونگے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ برطانیہ کی طرف سے برطانیہ۔ فرانس اور روس کے اتحاد کے سلسلہ میں روس کو جو تجویز بھیجی گئی تھی۔ اس کے جواب کا تاحال انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں روسی سفیر متعینہ پیرس اور وزیراعظم فرانس کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ حکومت برطانیہ چاہتی ہے کہ فرانس اور برطانیہ نے ریاست ہائے بلقان کی امداد کے متعلق جو وعدے کئے ہیں ان میں روس بھی شمولیت کرے۔

بمبئی ۱۶ اپریل۔ مولانا عرفان جنرل سکرٹری خلافت کمیٹی آج شام کو دفتر خلافت کمیٹی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ پارلیمنٹ میں ایک سوال کے دوران میں دریافت کیا گیا کہ ہٹلر دوسرے ممالک کی آزادی پر حملے کر رہا ہے۔ کیا وقت نہیں آیا کہ گورنمنٹ برطانوی سلطنت کے تمام علاقوں کے لئے حکم جاری کردے کہ کسی قسم کا سامان جنگ یا وہ چیزیں جن سے سامان جنگ بنتا ہے جرمنی کو نہ بھیجا جائے۔ مسٹر چیمبرلین نے جواب میں انکار کر دیا۔ اور کہا کہ پابندی لگانے کی پالیسی موجودہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ سناتن دھرمی ہندوؤں کی طرف سے جو ستیہ آگرہ شو مندر کے سلسلہ میں جاری ہے اس کے متعلق دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ بھرتپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے پرجا منڈل کی طرف سے راجہ صاحب کو الٹی میٹم دیا گیا ہے۔ کہ ۲۰ اپریل تک ریاست میں اصلاحات جاری کرنے کا اعلان کیجئے ورنہ ستیہ گرہ شروع کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جنگ عظیم کے وقت بحری فوج میں عورتوں کی بھرتی کا جو سسٹم رائج کیا گیا تھا وہ پھر بحال کیا جائے گا۔ ملک معظم نے عورتوں کی کور قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے جو جنگ کے دوران میں بحری افسروں کی جگہ کام کریں گی۔

میڈرڈ ۱۵ اپریل۔ جنرل فرینکو نے اعلان کیا ہے کہ ری پبلکن گورنمنٹ کا جو بھی لیڈر سپین میں پایا گیا اسے موت کی سزا دی جائے گی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ سپین کا سابق بادشاہ الفانسو انتظار کر رہا ہے کہ فرانکو اسے بلا کر سپین کا بادشاہ بنائے اس نے ایک ایلچی بھی جنرل فرینکو کے پاس بھیجا ہے۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ یو۔پی کونسل کے موجودہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ جس کی رو سے حکومت سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ ہر شہر میں شہریوں کو پولیس کی ٹریننگ دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت وہ کارآمد ثابت ہو سکیں۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ خان الائی اور خان گڑھی کے درمیان لڑائی جاری ہے طرفین کے کافی آدمی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خان الائی نے باٹا موری میں بہت سے مکانات کو جو دیہاتیوں کی ملکیت تھے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اور خان گڑھی نے مخالف پارٹی کے ۲۰۰ آدمیوں کو نظر بند کر دیا ہے۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ لیڈر ہندو سکھ نیشنلسٹ اسمبلی پارٹی نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ صوبہ سرحد میں حالات روز بروز زیادہ مخدوش ہوتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ ۸ ماہ کے دوران میں ۷۵ ڈاکے اور ۱۷۰ اغوا کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔

پشاور ۱۵ اپریل۔ بقہ ضلع ہزارہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند کے ایماء سے ایک سڑک ہٹیل کے لئے بنائی جا رہی ہے۔ جسے گلگت تک لے جایا جائے گا۔ ایک آزاد قبیلہ نے تعمیر میں مزاحمت کی تھی۔ مگر دو خوانین نے ان پر حملہ کر کے اس سے باز رکھا ہے۔

لکھنؤ ۱۶ اپریل۔ تبرہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں بیان کرفیو آرڈر میں مزید تین ہفتوں کی توسیع کر دی گئی ہے۔ روزانہ سینکڑوں شیعہ گرفتار ہو رہے ہیں۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ مقامی میونسپلٹی کے تین ممبر جن میں مسٹر آصف علی بیرسٹر اور مسٹر دیش بندھو گپتا بھی شامل ہیں۔ مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے استعفے پراونشل کانگرس کمیٹی کو بھیج دیئے ہیں۔ استعفوں کی وجہ یہ ہے۔ کہ پراونشل کانگرس ان کے کام میں بے جا مداخلت کرتی تھی۔

حسن ابدال ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پیر لال بادشاہ صاحب آف مکھڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنے مریدوں میں دورہ کر کے ان کو کانگرس میں شرکت کی ہدایت کریں گے۔ ان کے مرید ایک لاکھ بیان کئے جاتے ہیں۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ ہز ہائی نس مہتر چترال نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ اگر گاندھی جی ہندو مسلم سوال کو حل کرنے کی کوشش صدق دل سے کرتے۔ تو یہ آج تک حل ہو چکا ہوتا۔ آپ کی حدود سوویٹ روس کے علاقہ سے ملتی ہے۔ اور آپ نے کہا کہ اس حکومت کے ساتھ ہمارے ڈپلومیٹک تعلقات بہت اچھے ہیں۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ یونینسٹ پارٹی سے مختلف اوقات میں علیحدہ ہونے والے قریباً ایک درجن ممبروں نے اسمبلی میں ایک علیحدہ انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم کر لی ہے۔ اس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات سے بالا ہو کر نیشنل طریق پر کام کرے گی۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ کسان ستیہ آگرہ تحریک کے لیڈروں نے آج وزیراعظم کے ساتھ ان کے مکان پر ملاقات کی۔ اور مطالبات پیش کئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ربیع کے مالیہ کی وصولی کے وقت اگر اس میں کسی غیر معمولی اضافہ کا علم ہوا تو اس میں کمی کے لئے ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک دو روز میں سمجھوتہ ہو جائے گا ستیہ آگرہ بند کر دیا جائے گا۔ اور تمام قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔

ناگپور ۱۶ اپریل۔ سی پی اسمبلی میں نئے ٹیکسوں کے متعلق بلوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر اپوزیشن کے ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ نئے ٹیکسوں میں موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس کا بل بھی ہے۔ تمام بل من وعن پاس ہو گئے۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ دہلی پراونشل کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ میونسپلٹی سے مستعفی ہونے والے ممبروں کے استعفوں کے لئے چونکہ معقول وجوہ موجود نہیں اس لئے انہیں ہدایت کی جائے کہ وہ واپس لے لیں۔